روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 11 مئی 2010ء 26 جمادی الاول 1431 ہجری 11 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 19

مبارك ذات

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔ وہی جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا۔ تو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔ پس نظر دوڑا۔ کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

(الملک 2 تا 5)

خدا تعالیٰ کی صفت خالق کے لغوی معنی اور دینی تعلیمات کی روشنی میں اس کی پُر معارف تشریح

خالق خدا کی ذات نے دنیاوی زندگی اور نعمتوں کے ساتھ روحانی زندگی کے بھی سامان پیدا فرمائے

نمازوں کی حفاظت اور اضطراری دعاؤں کے نتیجے میں آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ تمام تکالیف اپنے فضل سے دور فرما دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 مئی 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 مئی 2010ء کو بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ فاطر کی آیت 4 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ الخالق اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ قرآن کریم میں بے شمار جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق ہونے کا ذکر کیا ہے۔ لغات کے حوالے سے خلق کے معنی کسی چیز کو بنانے کیلئے پوری طرح اندازہ لگانے، کسی چیز کو بغیر مادے کے اور بغیر تقلید کے پیدا کرنا نیز ایک چیز کو دوسری شئے سے بنانے اور ایجاد کرنے کے ہیں۔ خلق بمعنی نئی چیز پیدا کرنا ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح الخالق اور الخلاق اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ میں سے ہیں اور الف لام کے لگنے سے یہ صفت اللہ کے سوا کسی غیر کے لئے استعمال نہیں ہوتی اور اس سے مراد وہ ذات ہے جو تمام اشیاء کو نیست سے پیدا کرتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ چیزوں کے وجود کا اندازہ کرنے اور پھر اس اندازے کے مطابق انہیں وجود بخشنے کے اعتبار سے خالق کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے حوالے سے اور نام بھی قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں جیسے باری، بدیع اور فاطر، حضور انور نے قرآن کریم کی روشنی میں ان ناموں کے معنی اور تشریح بیان کی۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت کی گئی آیت کا ترجمہ پیش کر کے فرمایا کہ اس میں انسان کو یہ پیغام دیا ہے کہ زمین جو رزق تمہارے لئے پیدا کر رہی ہے اس رزق کے پیدا کرنے کیلئے بھی آسمان کی مدد کی ضرورت ہے، آسمانی پانی نہ ہو تو زمینی پانی بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ پس واضح کر دیا کہ جس طرح تمہاری دنیاوی زندگی اور تمام نعمتوں کا خالق خدا تعالیٰ ہے اسی طرح تمہاری روحانی زندگی کے بھی خدا تعالیٰ نے سامان کئے ہیں اور یہ روحانی اور دنیاوی زندگی کے سامان ایک نیک فطرت انسان سے تقاضا کرتے ہیں کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے روحانی سامانوں کی تخلیق میں اس کے برگزیدوں اور مرسلین کا وجود ہے اور سب سے بڑھ کر یہ اظہار خدا تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو مبعوث کر کے فرمایا جو ہر لحاظ سے خدا تعالیٰ کی کامل تخلیق کا ایک نمونہ ہے جو انسان کامل کہلائے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار چاہے دنیاوی ہیں یا روحانی آپؐ کے اسوہ پر چل کر ہی ہو سکتا ہے جس کو ہم نے بھی اپنے سامنے رکھنا ہے اور دنیا کو بھی بتانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ روحانی پانی خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کے ذریعہ آسمان سے نازل ہوتا ہے، جس طرح آسمانی بارش سے فصلیں اور باغات اپنے جوبن دکھاتے ہیں تو ساتھ ہی ایسی نباتات جڑی بوٹیاں بھی نکل آتی ہیں جو ان فصلوں کیلئے نقصان دہ ہوتی ہیں تو وہی بارش جو ایک کو فائدہ دے رہی ہوتی ہے، بارش سے صحیح فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے دوسرے کو اس بارش سے نقصان پہنچ رہا ہوتا ہے، فرمایا کہ اسی طرح روحانی زندگی میں بھی یہی حال ہے۔ خدا کے برگزیدوں کے ذریعہ جو روحانی بارش ہوتی ہے اس سے نیک فطرت اور محنتی تو فائدہ اٹھاتے ہیں اور مخالفتوں میں پڑنے والے اور دین سے لاتعلق محروم رہ جاتے ہیں بلکہ اپنی عاقبت برباد کرنے والے بن جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جو روحانی پانی اتارا ہے، اس سے جنہوں نے فائدہ اٹھایا انہوں نے خدا تعالیٰ کی محبت و سلوک کے نظارے دیکھے، اپنی زندگیوں میں اپنی خوبصورتی اور روحانیت کو بڑھتے اور پھلتے پھولتے دیکھا اور جو مخالفین تھے وہ محروم رہے۔ مخالفتوں کی جڑی بوٹیاں بے شک بڑھیں لیکن پاک فطرتوں کی ایمانی حالتوں کے باغات اور کھیت ان سے پاک صاف رہ کر ایمان و ایقان میں ترقی کرتے چلے گئے۔ پس ہمیں یہ توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نعمت اور ہدایت ملی ہے اس کی قدر کرو، اپنے تقویٰ اور اعمال کے درختوں کو اس پانی سے سینچتے رہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ انسان کی اضطراب کی حالت میں اس کی دعا سنتا اور اسے قبول کرتا ہے۔ حضور انور نے پاکستان سمیت بعض دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ پر حالات تنگ کئے جانے کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ اگر ان تنگی کے حالات اور ابتلاؤں سے کامیابی کے ساتھ گزرنا ہے تو صرف اللہ تعالیٰ کو امن کی جگہ اور جائے پناہ سمجھ کر خالص ہو کر اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ پس ایک اضطراری کیفیت اپنی دعاؤں میں طاری کریں پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح تمام تکالیف کو اپنے فضل سے دور فرما دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور پابندی کے ساتھ ادا کریں ہم میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو نماز کا تارک ہو، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے اور یہ انسانی تخلیق کا سب سے بڑا مقصد ہے پس اپنے خالق و مالک کا ہم تبھی حق ادا کر سکتے ہیں جب اس کو معبود حقیقی سمجھیں اور اس کے سامنے جھکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مصلح موعود کے غیر مطبوعہ مواد کے بارے میں معلومات و معاونت درکار ہے

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے علمی فیضان کو مدون کرنے اور آپ کی جملہ تحریرات کو محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر کسی کے پاس سیدنا حضرت مصلح موعود کا کوئی غیر مطبوعہ مسودہ، تقریر، تحریر، خط یا کوئی نادر فوٹو، اسی طرح کوئی آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہو تو اس سے ادارے کو مطلع فرمائیں یا پھر اس کی نقل ادارہ ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ اس سے استفادہ کر کے افادہ عام کیلئے شائع کی جا سکے۔ ادارہ آپ کے اس تعاون پر ازحد شکر گزار ہوگا۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

فون نمبر: +92-47-6212439

فیکس نمبر: +92-47-6212398

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 13 مئی 2010ء کو 10:00 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ سریع الحساب ہے۔ جہاں وہ بے حساب دیتا ہے وہاں حساب لیتا بھی ہے اور آخرت کے علاوہ اس دنیا میں ہی حساب لے لیتا ہے

جو تقویٰ اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، اس کے لئے خداتعالیٰ کافی ہونے اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے خود سامان کرنے کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26/مارچ 2010ء بمطابق 26/امان 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے اور اس پر توکل کرے، اس کے لئے وہ کافی ہے اور اس کے لئے ایسے سامان پیدا فرماتا ہے جن کا گمان بھی انسان کی سوچ میں نہیں ہوتا۔ اس وہم و گمان سے بالا مدد کے نظارے جو اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اپنے بندوں کو اور ایمان والوں کو دکھاتا رہتا ہے اس کے چند واقعات مَیں آج پیش کروں گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ غیرت دکھاتے ہوئے جس طرح حساب لیتا ہے اس کے بھی بعض واقعات مَیں نے آج چنے ہیں۔

جماعت کی تاریخ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بہت سارے واقعات ہیں۔ کیونکہ آپ کی سیرت بڑی تفصیل سے لکھی گئی ہے۔ چوہدری غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حکیم خادم علی صاحب کے ایک رشتہ دار سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارہ میں سنا کہ:

ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب کشمیر سے راولپنڈی کے راستے سے واپس آ رہے تھے کہ دورانِ سفر روپیہ ختم ہو گیا۔ (کہتے ہیں) مَیں نے اس بارہ میں عرض کیا (تو) آپ گھوڑی پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گھوڑی چار پانچ صد روپے میں بیچ دیں گے (اور) فوراً بِک جائے گی اور خرچ کے لئے کافی روپیہ ہو جائے گا۔ آپ نے وہ گھوڑی سات سو روپیہ میں خریدی تھی۔ (وہ کہتے ہیں) تھوڑی دُور ہی گئے تھے کہ گھوڑی کو دردِ قولنج ہوا (پیٹ میں بڑی درد ہوئی، قولنج اُسے کہتے ہیں) بہرحال راولپنڈی پہنچ کر وہ گھوڑی مر گئی۔ (کہتے ہیں) تانگے والوں کو کرایہ دینا تھا۔ آپ ٹہل رہے تھے (پیسوں کی ضرورت تھی)۔ مَیں نے عرض کی کہ ٹانگہ والے کرایہ طلب کرتے ہیں۔ آپ نے نہایت رنج کے لہجہ میں فرمایا کہ نورالدین کا خدا تو وہ مرا پڑا ہے۔ اب اپنے اصل خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ وہی کارساز ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سکھ اپنے بوڑھے بیمار باپ کو لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اسے دیکھ کر نسخہ لکھا (اور بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ) اُس نے ہمیں اتنی رقم دے دی کہ جمّوں تک کے اخراجات کے لئے کافی ہو گئی۔

(حیات نور صفحہ 169-168۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

تو یہ تقویٰ ہے کہ اگر غلطی سے کسی دنیاوی ذریعہ پر انحصار کیا بھی تو اس کے ضائع ہو جانے پر رونا پیٹنا شروع نہیں کر دیا۔ بلکہ کامل توکّل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوئی، دعا کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فوراً پھر خلافِ توقع انتظام بھی فرما دیا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی تو ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اور ان کو پڑھا جائے تو ایمان اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسی طرح مرزا اسلام اللہ صاحب مستری، قطب الدین صاحب دہلوی کی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عیدالاضحیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے گھر سے دریافت فرمایا کہ کیا کوئی کپڑے دھلے ہوئے ہیں؟ معلوم ہوا کہ صرف ایک پاجامہ ہے اور وہ بھی پھٹا ہوا۔ آپ نے اس میں آہستہ آہستہ ازاربند ڈالنا شروع کر دیا۔ قادیان کا واقعہ ہے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب ان دنوں صدر انجمن کے سیکرٹری تھے۔ انہوں نے پیغام بھیجا کہ حضور نماز عید میں دیر ہو رہی ہے۔ لوگوں نے قربانیاں بھی دینی ہیں۔ اس لئے جلد تشریف لائیں۔ فرمایا۔ تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر آدمی آیا۔ حضور نے اسے پھر پہلے کا سا جواب دیا۔ اتنے میں ایک آدمی نے آ کر دروازہ پر دستک دی۔ آپ نے ملازم کو فرمایا دیکھو باہر کون ہے؟ آنے والے نے کہا۔ مَیں وزیرآباد سے آیا ہوں۔ حضرت صاحب سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے اسے اندر بلا لیا۔ عرض کی کہ حضور مَیں وزیرآباد کا باشندہ ہوں۔ حضور کے، امّاں جی کے اور بچوں کے لئے کپڑے لایا ہوں۔ چونکہ رات کو یکّہ نہیں مل سکا تھا، اس لئے بٹالہ ٹھہرا رہا۔ اب بھی پیدل (چل کر) آیا ہوں۔ (تو اللہ تعالیٰ نے فوراً وہاں انتظام فرمایا)۔

(حیات نور صفحہ 641۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

صوفی عطا محمد صاحب بھی اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت خلیفہ اوّل کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ عید کی صبح حضرت مولوی صاحب نے غرباء میں کپڑے تقسیم کئے حتیٰ کہ اپنے استعمال کے کپڑے بھی دے دیئے۔ گھر والوں نے عرض کی کہ آپ عید کیسے پڑھیں گے۔ فرمایا خدا تعالیٰ خود میرا انتظام کر دے گا۔ یہاں تک کہ عید کے لئے روانہ ہونے میں صرف پانچ سات منٹ رہ گئے۔ عین اس وقت ایک شخص حضرت کے حضور کپڑوں کی گٹھڑی لے کر حاضر ہوا۔ حضور نے وہ کپڑے لے کر فرمایا۔ دیکھو ہمارے خدا نے عین وقت پر ہمیں کپڑے بھیج دیئے۔

(حیات نور صفحہ 642-641۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں کس طرح خدا تعالیٰ آپ کی ضرورتوں کا خود متکفل ہو جاتا تھا اور وقت پر آپ کی تمام حاجات پوری فرماتا تھا۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں کہ جب میرا بڑا لڑکا عزیزم میاں اقبال احمد سلّمہٗ ابھی بچہ ہی تھا تو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں اور میری اہلیہ اور عزیز موصوف سیدنا حضرت مسیح موعود کے گھر میں مقیم ہیں اور اس وقت مجھے یہ بھی محسوس ہوا کہ میری اہلیہ حضرت اقدس کی لڑکی ہے اور عزیز موصوف حضور کا نواسہ ہے۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ مَیں اور میرا یہ لڑکا سیدنا حضرت مسیح موعود کے پاؤں دبا رہے ہیں کہ حضور مجھے دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں (پنجابی میں فرمایا کہ) ’’جاتینوں کوئی لوڑ نہ رہئے‘‘۔ یہ پنجابی زبان کا ایک فقرہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ تیری سب حاجتیں (خواہشیں) پوری کرے۔ (تجھے کسی قسم کی حاجت نہ رہے)۔ اس خواب کے بعد (مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ) واقعی آج تک خدا تعالیٰ میری ہر ایک ضرورت کو مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ پورا فرما رہا ہے۔ جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا وہاں سے میری ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں اور میرے گھر والے اور میرے پاس رہنے والے اکثر لوگ اس روحانی بشارت کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ دوم صفحہ 138 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اس طرح مولوی صاحب کے بھی اور بے شمار واقعات ہیں۔ آپ کی کتاب بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے مَیں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 273 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو جاؤ۔ انبیاء اس کی صفات میں ہو بہو رنگین ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ آپ کسی طرح خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین تھے۔ اس بارے میں بعض احادیث ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی ہوتا تو یہ بات میرے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہوتی کہ تین دن اور تین راتیں گزرنے پر اس میں سے میرے پاس کچھ بھی باقی نہ رہتا سوائے اس حصہ کے جسے مَیں قرض کی ادائیگی کے لئے بچا کے رکھ لیتا۔ (صحیح بخاری کتاب الاستقراض و اداء الدیون باب اداء الدیون حدیث نمبر 2389) یعنی اتنی زیادہ دولت بھی ہوتی تو مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس رہے۔ بے حساب تقسیم کرتا چلا جاتا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت موسیٰ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے نام پر جب بھی کچھ مانگا گیا تو آپ نے فوراً عطا فرما دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان پھیلا ہوا بکریوں کا ریوڑ عطا فرما دیا۔ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا تو کہنے لگا۔ اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اتنا عطا کرتے ہیں کہ جس کی موجودگی میں فاقہ کا کوئی خوف باقی نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ شیئا قط فقال لا حدیث نمبر 5914)

ابنِ شہاب زہری کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد اپنے ساتھ موجود مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور حنین کی جنگ لڑی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے دین اور مسلمانوں کی نصرت فرمائی۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے۔ پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے۔ (یعنی تین سو اونٹ عطا فرمائے۔) یہ مسلم کی روایت ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ شیئا قط فقال لا حدیث نمبر 6022)

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ سعید ابن المسیّب نے مجھے بتایا کہ صفوان خود کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جب یہ عظیم الشان انعام عطا فرمایا تو اس سے پہلے آپؐ میری نظر میں سب دنیا سے زیادہ قابلِ نفرت وجود تھے۔ لیکن جوں جوں آپ مجھے عطا فرماتے چلے گئے آپ مجھے محبوب ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ آپ مجھے سب دنیا سے زیادہ پیارے ہو گئے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ شیئا قط فقال لا حدیث نمبر 6022)

بعض دفعہ دنیا کی دولت بھی دین کی طرف لے آتی ہے اور سچائی کا رستہ دکھا دیتی ہے۔ جب آپؐ صفوان کے پیارے ہو گئے تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑی دولت ان کے نزدیک پھر آپ کی محبت تھی۔

ایک روایت میں ان کے بارہ میں اس طرح بھی آتا ہے کہ ایک وادی سے گزرے۔ صفوان ساتھ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گزرے تو وادی میں ریوڑ چر رہا تھا۔ صفوان نے اس ریوڑ کو بڑی حسرت کی نظر سے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بہت اچھا لگ رہا ہے؟ اس نے کہا: جی۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ یہ تم لے لو۔ صفوان اتنی بڑی عطا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گر گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ اور یہ کہنے لگا کہ اتنی بڑی عطا خدا کا نبی ہی کر سکتا ہے۔

صفوان ایک ایسا شخص تھا جو بدترین دشمن تھا اور فتح مکہ کے وقت بھی مکہ سے بھاگ گیا تھا اس لئے کہ اس کو علم تھا کہ مَیں نے جو زیادتیاں مسلمانوں پر کی ہوئی ہیں اس کی وجہ سے کوئی امکان ہی نہیں کہ مَیں بخشا جاؤں، سزا سے بچ جاؤں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی نہ صرف یہ کہ معاف فرما دیا بلکہ بے انتہا عطا بھی فرمایا۔

(السیرة الحلبیة جلد 3 صفحہ 135 باب ذکر مغازیہ۔ دار الکتب العلمیة بیروت۔ طبع اول 2002ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اور اپنی اُمّت کو دین کے معاملے میں خرچ کرنے میں کنجوسی نہ کرنے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی اور اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس میں بھی کمی نہیں ہونی چاہئے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ (یعنی کنجوسی سے خرچ نہ کرو) اور اپنی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ (یعنی اگر روپیہ نکلے گا نہیں، پیسہ خرچ نہیں کرو گے، تو پھر آئے گا بھی نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ) جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰة باب التحریض علی الصدقة۔ حدیث نمبر 1433)

ہر ایک کی طاقت اس کی استعدادوں کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کے مال کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کے فرائض کے مطابق ہے۔ اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دین کے اوپر خرچ کرنا چاہئے۔ یہ تقویٰ اور توکّل جو آپ اپنے صحابہ میں پیدا فرمانا چاہتے تھے اور صحابہ کی تاریخ گواہ ہے کہ یہ توکّل ان کے اندر پیدا ہوا۔ اور وہ لوگ جو اَن پڑھ اور جاہل کہلاتے تھے وہ باخدا انسان کی عظیم مثالیں بن گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کے لئے ہر وقت یہ فکر تھی، دولت کی فکر نہیں تھی۔ یہ فکر تھی کہ میری اُمّت باخدا بنی رہے اور اس کے لئے صحابہ کو نصائح فرماتے تھے۔ اور یہ نصائح اس لئے تھیں کہ آگے بھی پہنچتی رہیں۔

ایسے ہی ایک موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ اس کا روایت میں ذکر آتا ہے کہ حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو جزیہ لانے کے لئے بحرین بھیجا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بحرین کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا تھا اور ان پر حضرت علاء بن الحضرمی کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ جب حضرت ابوعبیدہ بحرین سے مال لے کر لوٹے اور انصار کو آپ کے آنے کی خبر ہوئی تو وہ کافی تعداد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ جب نماز فجر پڑھا کر لوٹنے لگے تو یہ انصار حضور کے سامنے آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو مسکراتے ہوئے فرمایا کہ شاید تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ کچھ لے کر لوٹے ہیں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ!۔ آپ نے فرمایا: تو پھر خوشخبری ہو اور بے شک خوشکن امیدیں رکھو۔ کیونکہ اللہ کی قسم! مَیں تمہارے بارہ میں فقر و غربت سے نہیں ڈرتا بلکہ مَیں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا داری کی بساط اس طرح کھول دی جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کھول دی گئی تھی۔ اور پھر تم اُن کی طرح اس میں مقابلہ کرنے لگ جاؤ۔ اور پھر یہ دنیا داری اُن کی طرح تمہیں بھی ہلاک کر دے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد و الرقائق باب الدنیا سجن المؤمن و جنة الکافر حدیث نمبر 7425)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر تھی۔ لیکن افسوس! آپؐ کے اس شدت کے اظہار کے باوجود، اس تنبیہ کے باوجود............ کی اکثریت اسی دوڑ میں مبتلا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو اپنا عہدِ

بیعت نبھاتے ہوئے اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ، آپ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کس طرح اپنے ساتھیوں سے .... اظہار فرمایا کرتے تھے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی کتاب ''مجدد اعظم'' میں لکھتے ہیں کہ:

''سید غلام حسین صاحب نے اپنا ایک واقعہ الحکم 28 مئی و 7 جون 1939ء میں شائع کیا۔ مَیں اس کا خلاصہ یہاں اپنے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ واقعہ یوں ہے کہ غالباً 1898ء کا ذکر ہے کہ سید غلام حسین صاحب قادیان میں تھے اور دل سے متمنی تھے کہ حضرت اقدس کوئی خدمت ان کے سپرد کریں تو وہ خوشی سے بجالائیں۔ آخر ایسا ہوا کہ ڈاک دیکھتے دیکھتے حضرت اقدس نے سید صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ''یہ ایک بلٹی ہے آپ بٹالہ سے جا کر لے آئیں''۔ ساتھ ہی بلٹی ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ ''ابھی ٹھہریئے''۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور پانچ روپے لا کر سید صاحب کو دیئے کہ یہ رستہ اور بلٹی کے اخراجات کے لئے ہیں۔ اُن دنوں قادیان میں یکّے ایک دو ہی ہوا کرتے تھے اور وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ سید صاحب اس وقت 15 سالہ نوجوان تھے۔ جوشِ خدمت میں پیدل ہی چل پڑے۔ بٹالہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ پارسل آیا ہوا ہے۔ رات وہیں سرائے میں رہے۔ صبح پارسل چھڑانے گئے تو معلوم ہوا کہ پارسل کا محصول جو ہے وہ بھی بھیجنے والے نے ادا کر دیا ہے۔ پارسل لے کر واپس ہوئے تو یکہ والے کرایہ زیادہ مانگنے لگے۔ انہوں نے کفایت شعاری کی وجہ سے ایک مزدور سے چار آنے کی اجرت ٹھہرائی اور ٹوکری اس کی بہنگی میں رکھ دی اور خود پیدل چل پڑے۔ قادیان پہنچ کر حضرت کے عطا کردہ پانچ روپے میں سے چار آنے تو اس مزدور کو دیئے اور باقی پونے پانچ روپے جیب میں رکھ لئے۔ یہ ٹوکری ہاتھ میں لی۔ (بیت) مبارک کی سیڑھیوں سے چڑھ کر زنان خانہ کے دروازے پر پہنچے اور اندر اطلاع کروائی۔ حضرت اقدس فوراً باہر تشریف لائے۔ انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے لگے کہ آپ آ گئے؟ ٹوکری دیکھتے ہی فرمایا کہ آپ ٹھہریں۔ اندر سے جا کر ایک بڑا سا چاقو لے آئے اور اس ٹوکری کے اوپر جو ٹاٹ سِلا ہوا تھا اس کو چاقو سے ایک طرف سے کاٹ کر اپنے دونوں ہاتھ ٹاٹ کے اندر داخل کر کے باہر نکالتے ہی فرمایا کہ یہ آپ کا حصہ ہے۔ انہوں نے دیکھا تو وہ بڑے اعلیٰ قسم کے سبزی مائل انگور تھے۔ انہوں نے جلدی میں وہ انگور اپنے کُرتے میں ہی ڈلوا لئے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ پونے پانچ روپے (پانچ روپے کی اس وقت بڑی قیمت ہوتی تھی) حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور یہ بقایا رقم ہے۔ صرف چار آنے خرچ ہوئے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب نے بڑی شفقت سے فرمایا کہ ''ہم اپنے دوستوں سے حساب نہیں رکھا کرتے''۔ اتنا فرمایا اور ٹوکری اٹھا کر اندر تشریف لے گئے۔ (اور لکھنے والے لکھتے ہیں کہ) انگور ان کے کُرتے میں اور پونے پانچ روپے ان کے ہاتھ میں رہ گئے۔

(ماخوذ از مجدد اعظم جلد سوم صفحہ 1275 از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مطبوعہ لاہور)

(الحکم جلد 42 شمارہ نمبر 18-15 مؤرخہ 7 جون 1939ء ص 23)

حکیم عبدالرحمٰن صاحب آف گوجرانوالہ کی ایک روایت ہے کہ:

ان کے بیٹے مکرم عبدالقادر صاحب سے روایت ہے کہ ''والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں قادیان گیا اور دو چار روز ٹھہرنے کے بعد اجازت مانگی۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔ دو چار روز کے بعد پھر گیا۔ حضور نے پھر بھی یہی فرمایا کہ ابھی اور ٹھہرو۔ دو تین دفعہ ایسا ہی فرمایا۔ یہاں تک کہ دو اڑھائی مہینے گزر گئے۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ حضور! اب مجھے اجازت دیں۔ فرمایا کہ بہت اچھا۔ مَیں نے کتاب ازالہ اوہام کے متعلق حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور نے میر مہدی حسن شاہ صاحب کے نام ایک رقعہ لکھ دیا۔ مَیں وہ رقعہ لے کر گیا تو میر صاحب نے کہا لوگ یونہی تنگ کرتے ہیں اور مفت میں کتابیں مانگتے ہیں حالانکہ روپیہ نہیں ہے اور ابھی فلاں فلاں کتاب چھپوانی ہے۔ مَیں نے کہا۔ پھر آپ میرا رقعہ دے دیں۔ انہوں نے رقعہ واپس دے دیا۔ مَیں حضرت مسیح موعود کے پاس واپسی کے لئے اجازت لینے گیا۔ حضور نے پوچھا کہ کیا کتابیں آپ کو مل گئی ہیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور! وہ تو اس طرح فرماتے تھے۔ یہ سن کر حضرت صاحب ننگے پیر میرے ساتھ چل پڑے۔ اور میر صاحب کو فرمایا کہ آپ کیوں فکر کرتے ہیں۔ جس کا یہ کام ہے وہ اس کو ضرور چلائے گا۔ آپ کو میرا رقعہ دیکھ کر فوراً کتابیں دے دینی چاہئے تھیں۔ آپ ابھی سے گھبرا گئے۔ یہاں تو بڑی مخلوق آئے گی اور خزانے تقسیم ہوں گے۔ اس پر انہوں نے کتابیں دے دیں اور مَیں لے کر واپس آ گیا''۔

(رجسٹر روایات ....(غیر مطبوعہ) جلد 10 صفحہ 123-122 روایات حضرت حکیم عبد الرحمان صاحب)

اسی طرح ایک روایت منشی غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر اشتمال اراضی گوجرانوالہ کی ہے۔ یہ دو روایتیں مَیں نے رجسٹر روایات (۔) سے لی ہیں۔ انہوں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ کی روایت بیان کی ہے۔ ''وہ کہتے ہیں کہ مَیں جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا تو عموماً حضور کے سامنے ہو کر نذر پیش نہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے نصیحت کی کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ سامنے ہو کر نذر پیش کرنی چاہئے۔ کیونکہ بعض اوقات ان لوگوں کی جب نظر پڑ جاتی ہے تو انسان کا بیڑہ پار ہو جاتا ہے۔ پھر ایک دفعہ مَیں نے سامنے ہو کر مالی تنگی کی وجہ سے کم نذرانہ پیش کیا۔ حضور نے فرمایا! 'اللہ تعالیٰ برکت دے'۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد ایک شخص نے مجھے بہت سے روپے دیئے۔ مَیں نے بہت انکار کیا۔ مگر اس نے کہا کہ مَیں نے ضرور آپ کو یہ رقم دینی ہے۔ چنانچہ اس رقم سے میری مالی تنگی دور ہو گئی۔

(رجسٹر روایات رفقاء (غیر مطبوعہ) جلد 10 صفحہ 125 روایات حضرت منشی غلام حیدر صاحب)

حضرت مسیح موعود کی دعا کی برکت سے انہوں نے (۔) (الطلاق: 4) کا نظارہ دیکھا۔

آج حضرت مسیح موعود کے پیغام کی اشاعت کے لئے جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور اپنی رقمیں پیش کرتے ہیں۔ (۔) کا درد رکھنے والے جو ہیں اس کے لئے قربانیاں کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں اور قربانیاں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ایسے نظارے دکھلاتا ہے۔ پرانے احمدیوں کی مثالیں تو مَیں مختلف وقتوں میں بتاتا رہتا ہوں۔ نئے احمدیوں کے بھی بعض ایمان افروز واقعات ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کی دو مثالیں مَیں آج پیش کرتا ہوں۔

آئیوری کوسٹ کے شہر بسّم (Bassam) کے ایک نو مبائع احمدی مکرم یوگو علیڈو (Yogo Alido) صاحب کو جماعتی مالی نظام کے تحت چندے کی شرح اور ترتیب بتائی گئی تو اگلے روز وہ خود اپنی تنخواہ کے حساب سے شرح کے مطابق چندہ عام، چندہ وقفِ جدید اور تحریک جدید ادا کرنے آ گئے جو کہ تقریباً 50 پاؤنڈ بن رہا تھا۔ یہ ان کے لئے بہت بڑی رقم ہے۔ یہ ان کا احمدیت قبول کرنے کے بعد پہلا چندہ تھا۔ بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہمارا معلم اس چندے کی رسید کاٹ رہا تھا کہ ان صاحب کو ایک دوست کا فون آیا کہ وہ قرضہ جو مَیں نے تم سے دو سال قبل لیا تھا۔ کل آ کے مجھ سے وصول کر لو۔ یوگو علیڈو صاحب حیران ہو کر بتانے لگے کہ یہ شخص قرض لے کر ایسا رویہ اپنائے ہوئے تھا کہ مجھے اس قرض کی وصولی کی امید ہی نہیں تھی۔ اور یہ صرف اور صرف چندہ دینے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ یہ قرض مل گیا بلکہ چند روز کے بعد ان کو حکومت کی طرف سے ایک خط ملا کہ نئے سال سے نہ صرف آپ کی ملازمت میں ایک گریڈ کا اضافہ ہو گیا ہے بلکہ آپ کی تنخواہ میں پچاس فیصد کا اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے اپنے نئے اضافے والی تنخواہ وصول کی تو فوراً اپنا چندہ شرح کے مطابق دُگنا کر دیا اور اب نہ صرف وہ اپنا ماہانہ چندہ ادا کر رہے ہیں بلکہ .... کی تزئین خوبصورتی وغیرہ کے لئے بھی اپنی جیب سے کافی خرچ کر رہے ہیں اور سب کو یہ برملا کہتے ہیں کہ یہ سب جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہے

اس کی راہ میں مالی قربانی کرنے کے نتیجے میں ہے۔

دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نئے آنے والوں کو بھی (۔)(الطلاق: 4) کا نہ صرف نظارہ دکھاتا ہے بلکہ (۔)(البقرۃ :246) کا وعدہ بھی ہے، نقد نقد پورا فرما رہا ہے۔

امیر صاحب بینن نے ایک اور واقعہ لکھا ہے کہ ریجن باسیلا کے لوکل مشنری اپنے علاقہ کے گاؤں جاپنگو (Djapengo) میں چندہ تحریکِ جدید کے بارہ میں بتا رہے تھے اور اس کی برکات کا ذکر کر رہے تھے تو وہاں کی ایک غیر احمدی حلیم نامی خاتون نے اس تحریک میں 500 فرانک سیفا چندہ دیا۔ ایک سال کے گزرنے پر اس نے دوبارہ رابطہ کیا اور گزشتہ سال کی نسبت چار گنا مزید چندہ دیا۔ اس نے بتایا کہ گزشتہ سال جب مَیں نے چندہ دیا تو اس کے بعد سے میرے کاروبار میں غیر یقینی طور پر برکت پڑ گئی ہے۔ مَیں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اتنی برکت پڑے گی۔ اس بات نے مجھے اس بات کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور آج مَیں پھر ان کی تحریک میں چندہ دیتی ہوں اور ساتھ ہی کہا کہ مَیں جماعت میں بھی شامل ہوتی ہوں اور بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئی۔

عموماً تو ہم غیر احمدیوں سے چندہ نہیں لیتے لیکن افریقہ میں بعض ایسے تعلقات بن جاتے ہیں کہ وہ مجبور کر دیتے ہیں کہ آپ لوگ لیں۔ کیونکہ وہ دینا چاہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ چندے کا صحیح مصرف جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ جب مَیں وہاں گھانا میں ہوتا تھا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بعض لوگ جو زمیندار تھے وہ اپنی زکوۃ لے کر آ جاتے تھے۔ اور میرے پوچھنے پر کئی دفعہ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر ہم اپنے مولوی کو دیں گے تو وہ کھا پی جائے گا۔ آپ لوگ کم از کم صحیح استعمال تو کریں گے۔ تو بہر حال اللہ تعالیٰ نے اس خاتون کی نیکی کو اس طرح نوازا کہ نہ صرف اس کو مالی کشائش عطا فرمائی بلکہ اس روحانی مائدے سے بھی فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود لے کر آئے۔

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی بیان کرتے ہیں کہ حافظ نور احمد صاحب سوداگر پشمینہ لدھیانہ حضرت مسیح موعود کے پرانے اور مخلص خدام میں سے ہیں۔ ان کو اپنے تجارتی کاروبار میں ایک بار سخت خسارہ ہو گیا اور کاروبار قریباً بند ہی ہو گیا۔ انہوں نے چاہا کہ وہ کسی طرح کسی دوسری جگہ چلے جاویں اور کوئی اور کاروبار کریں تا کہ اپنی مالی حالت کی اصلاح کے قابل ہو سکیں۔ وہ اس وقت کے گئے ہوئے گویا اب واپس آ سکے ہیں۔ (کافی عرصے بعد آئے تھے۔) حضرت مسیح موعود کی زندگی میں برابر خط وکتابت رکھتے تھے۔ (آپ کی وفات کے بعد وہ آئے تھے۔) اور سلسلہ کی مالی خدمت اپنی طاقت اور توفیق سے بڑھ کر کرتے رہے۔ اور آج کل قادیان میں ہی مقیم ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی داد و دہش اور جود و سخا کے متعلق مَیں تو ایک ہی بات کہتا ہوں کہ آپ تھوڑا دینا جانتے ہی نہ تھے۔

اپنا ذاتی واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مَیں نے جب اس سفر کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود سے کچھ روپیہ مانگا۔ حضور ایک صندوقچی جس میں روپیہ رکھا کرتے تھے۔ اٹھا کر لے آئے اور میرے سامنے صندوقچی رکھ دی کہ جتنا چاہو لے لو اور حضور کو اس بات سے بہت خوشی تھی۔ مَیں نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا۔ گو حضور یہی فرماتے رہے کہ سارا ہی لے لو۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حصہ سوم صفحہ 316-317)

پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ سَرِیْعُ الْحِسَاب بھی ہے کہ ایک تو یہ کہ بے حساب دیتا ہے، بعض دفعہ حساب لیتا بھی ہے۔ اور بعض دفعہ آخرت میں جو حساب لینا ہے اس کے علاوہ اس دنیا میں ہی حساب لے لیتا ہے۔ اسی بارہ میں بعض واقعات ہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب فرماتے ہیں کہ (حضرت مسیح موعود کے (۔) میاں میراں بخش کے بیٹے کا) خطبہ نکاح پڑھانے کے بعد مَیں بارات کے ساتھ گیا۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ اس شادی شدہ لڑکے کے سوا میاں میراں بخش صاحب کے سب لڑکے گونگے اور بہرے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ یہ ابتلا بلا وجہ نہیں ہو سکتا۔ (بہت خوف والا واقعہ ہے۔) چنانچہ مَیں نے میاں میراں بخش صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری سالی کا ایک بچہ گونگا اور بہرہ تھا تو مَیں نے بطور استہزاء کے اس کو کہنا شروع کیا کہ اگر بچہ جننا تھا تو کوئی بولنے سننے والا بچہ جنتی۔ یہ کیا بہرا اور گونگا اور ناکارہ بچہ جنا ہے۔ جب مَیں تمسخر میں حد سے بڑھ گیا تو میری سالی کہنے لگی خدا سے ڈرو، ایسا نہ ہو کہ تمہیں ابتلا آ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تمسخر کو پسند نہیں کرتی۔ اس پر بھی مَیں استہزاء سے باز نہ آیا۔ بلکہ ان کو کہتا کہ دیکھ لینا میرے ہاں تندرست اولاد ہو گی۔ میری یہ بیبا کی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنی اور میرے ہاں گونگے اور بہرے بچے پیدا ہونے لگے۔ مَیں نے اس ابتلاء پر بہت استغفار کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے حضور بھی بار بار دعا کے لئے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی کو قبول فرمایا اور آخری بچہ تندرست پیدا ہوا جس کی شادی اب ہو رہی ہے۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 301-300 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس مذاق میں بھی ایسی باتیں (نہیں کہنی چاہئیں) جن کو بات کرنے والا انسان تو ہلکا پھلکا سمجھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کے دل پر وہ شدید چوٹ لگانے کا باعث بن جاتی ہے اور کبھی ایسی آہ بن جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہے اور اس دنیا میں پھر حساب شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور حقیقی تقویٰ دلوں میں قائم فرمائے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔

1938ء کا واقعہ ہے کہ ہمارے حلقہ انتخاب (حافظ آباد) میں پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کے لئے دو امیدوار کھڑے ہوئے۔ یعنی ایک چوہدری ریاست علی چٹھہ تھے اور دوسرے میاں مراد بخش صاحب بھٹی۔ یہ دونوں امیدوار علاقہ کے احمدیوں سے ووٹ دینے کے لئے درخواست کر رہے تھے۔ لیکن محترم میاں سردار خان صاحب ان کو یہی جواب دیتے تھے کہ جب تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (خلیفہ ثانی) کی طرف سے کوئی فیصلہ صادر نہ ہو وہ کسی امیدوار کے حق میں وعدہ نہیں کر سکتے۔ .... حضرت مولانا راجیکی صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کے ساتھ تشریف لے گئے اور گاؤں کی بھری مجلس میں جس میں علاوہ احمدیوں کے بہت سے غیر احمدی بھی موجود تھے یہ ہدایت سنائی کہ اسمبلی کی نشست کے لئے ووٹ چوہدری ریاست علی صاحب چٹھہ کو دئے جائیں۔ (ان دو میں سے ایک کو)۔ یہ خلافِ توقع فیصلہ سن کر علاوہ احمدیوں کے تمام حاضرین جو چوہدری ریاست علی کے مخالف تھے غصّہ سے تلملا اٹھے اور احمدیوں کے خلاف سبّ و شتم اور مخالفانہ مظاہروں سے اس علاقہ کی فضا کو خراب کر دیا۔ ہم نے اس مخالفت کو صبر و استقلال سے برداشت کیا۔

اس موقع پر علاقہ کے ایک بھٹی رئیس حاتم علی نامی نے تو مخالفت انتہا کو پہنچا دی۔ اور جوشِ غیظ میں نہ صرف یہ کہ عام احمدیوں کو گالیاں دیں، بلکہ حضرت مولانا صاحب اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اقدس مسیح موعود کو بھی بڑی سبّ وشتم (بیہودہ دہنی) کا نشانہ بنایا۔ اور ان بزرگ ہستیوں کی سخت ہتک اور توہین کا ارتکاب کیا۔ کہتے ہیں جب اس کی بد زبانی کی انتہا ہو گئی تو حضرت مولانا راجیکی صاحب نے حاضرین مجلس کے سامنے ان کو (مخالفین کو) ان الفاظ میں مخاطب کیا کہ حاتم علی! دیکھ اس قدر ظلم اچھا نہیں۔ تیرے جیسوں کو خدا تعالیٰ زیادہ مہلت نہیں دیتا۔ یاد رکھ اگر تُو نے توبہ نہ کی تو جلد پکڑا جائے گا۔ حضرت مولوی صاحب مجمع عام میں یہ الفاظ کہہ کر اور احبابِ جماعت کو صبر کرنے اور (۔) کی دعا پڑھتے رہنے کی تلقین کر کے واپس قادیان تشریف لے گئے۔ حاکم علی آپ کے جانے کے معاً بعد بعارضہ سِل بیمار ہو گیا اور مقامی طور پر علاج کی کوشش بھی کی اور میو ہسپتال کے ماہر ڈاکٹروں سے علاج بھی کروایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا

اور چار ماہ کی تکلیف دہ بیماری کے بعد یہ اپنی تمام تر دولت اور جاہ وجلال کے باوجود فوت ہو گیا، اس دنیا سے چلا گیا۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ 637-639 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مولانا راجیکی صاحب فرماتے ہیں:

ایک واقعہ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور کے ایک گاؤں کا ہے کہ وہاں پر حکیم مولوی نظام الدین صاحب ایک احمدی رہتے تھے۔ انہوں نے ملاقات کے وقت مجھے سنایا کہ میرے رشتہ داروں میں سے اسی علاقے کے ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب رہتے تھے جو واعظ بھی تھے۔ اور حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے اس قدر حامی تھے کہ شب وروز ان کی بحث کا آغاز اسی موضوع پر ہوتا تھا............ کچھ عرصہ تو وہ اپنے جذبہ اور جوش میں مُتَــــوَفِّيْكَ کو زبانی موخر کرتے رہے۔ بعد میں پھر انہوں نے اسی جذبے کی شدت سے علماء سے یہ مشورہ کرنا شروع کر دیا کیوں نہ قرآنِ کریم کے تازہ ایڈیشن میں اس فقرہ کو مؤخر print کر دیا جائے، طبع کر دیا جائے۔ علماء نے کہا کہ بے شک یہ لفظ ہے تو مؤخر لیکن اگر اس کو طباعت میں پیچھے کیا گیا تو لوگوں میں شور پڑ جائے گا۔ اور بہت سخت اعتراض ہو گا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ کچھ بھی ہو میں یہ کام خود کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے وعظ کر کے بہت سارا روپیہ جمع کیا۔ اور امرتسر پہنچے لیکن وہاں تمام پریس والوں نے اس طرح تحریف کرنے سے قرآنِ کریم کو طبع کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر وہ ایک سکھ پریس والے کے پاس گئے اور بہت سارا روپیہ اس غرض کے لئے پیش کیا لیکن اس نے بھی مسلمانوں کے ڈر سے جرأت نہ کی اور انکار کر دیا۔ مگر مولوی صاحب مذکور کے سر میں کچھ ایسا جنون سمایا ہوا تھا کہ انہوں نے اس غرض کے لئے پریس کے پتھر وہاں سے خرید لئے اور یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے گاؤں میں طباعت کا کام کر کے تحریف کے ساتھ قرآن کریم طبع کروائیں گے۔ لیکن ان کے گھر پہنچتے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عجیب پُر ہیبت نشان ظاہر ہوا کہ مولوی صاحب اور ان کے اہل وعیال یکا یک ایک طاعون کی لپیٹ میں آ گئے اور ایک ہی رات میں گھر کے سب لوگ جو تھے وہ موت کی نذر ہو گئے۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 391 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

.... حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”اگر خدا تعالیٰ کی کچھ بھی عظمت ہو اور مرنے کا خیال اور یقین ہو تو ساری سستی اور غفلت جاتی رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے۔ لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے۔ یہاں تک کہ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (الشمس:16) پھر وہ اس امر کی بھی پروا نہیں کرتا کہ اس کے پچھلوں کا کیا حال ہو گا۔ برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا ہے اور خود ان کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے“۔ (ڈھال بن جاتا ہے)۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 641 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہمیشہ اپنے غضب سے، اپنی ہلکی سی سزا سے بھی ہمیں محفوظ رکھے، اور ہمیں اپنے انعامات سے نوازے۔ ہمیشہ ہمارے وہم وگمان سے بڑھ کر اپنے فضل ورحم کے نظارے دکھائے، اپنی خوف اور اپنی خشیت ہمارے دلوں میں قائم فرمائے۔ ہم کامل توکّل کرنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ خود ہر موقع پر ہماری ڈھال بن جائے جیسا کہ اس کا وعدہ ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں سفر پر بھی جا رہا ہوں تو امید ہے آئندہ چند جمعے جو ہیں وہ آپ لوگ بھی باقی دنیا کی طرح MTA پر دیکھیں گے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ سفر بابرکت فرمائے۔

غزل

کسی صحنِ سینہ میں جشن سا، اہتمام ہے ترے ذکر کا
کہ خبر ہے شب دلِ مضطرب میں قیام ہے ترے ذکر کا

نہیں فکر دنیا و آخرت، مجھے عشق ہے تیری ذات سے
جو سکونِ قلب عطا کرے، وہ تو جام ہے ترے ذکر کا

سرِ حشر ہم سے گناہ گاروں سے مغفرت کا سلوک بھی
بخدا وہ تیرا ہی لطف ہے، وہ انعام ہے ترے ذکر کا

تیرے نور کی تھی وہ روشنی جو ہوئی مکین و مکان پر
وہ درود ہے، وہ کلام ہے، وہ سلام ہے ترے ذکر کا

جو بھی تیرے ذکر کے ساتھ مانگے وہ پائے شرفِ قبولیت
بڑا اثر والا، رسوخ والا مقام ہے ترے ذکر کا

وہ متاعِ لوح و قلم بنا جو نصیبِ جاں میں لکھا گیا
وہ صحیفۂ عشق و وفا کا ہے، وہ کلام ہے ترے ذکر کا

اسے دو جہان کی نعمتیں تیری خاکِ پا سے عطا ہوئیں
وہ ملوک وہ شاہ کا ناز ہے جو غلام ہے ترے ذکر کا

تیرا نام نوکِ زباں پہ تھا کہ ملائکہ بھی یہ کہہ اٹھے
کہ ظفرؔ بھی صاحبِ خوش بیان وکلام ہے ترے ذکر کا

مبارک احمد ظفرؔ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 29/ اپریل 2010ء کو میرے چھوٹے بھائی مکرم طارق احمد خان صاحب کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام انیلہ طارق عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم محمد قاسم خان صاحب نائب ناظر مال خرچ (ریٹائرڈ) کی پوتی اور مکرم ہادی احمد خان صاحب لاہور کی نواسی ہے۔ نیز بچی محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری اور مکرم مولوی نذر احمد خان صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

تبدیلی نام

مکرمہ بشارت تسلیم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اشرف صاحب دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

کہ میں نے اپنا نام بشارت بی بی سے تبدیل کر کے بشارت تسلیم رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

گمشدہ پن ڈرائیو

ایک عدد پن ڈرائی کنگسٹن (4.GB) رنگ سفید دارالنصر غربی سے گولبازار جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے۔ جس دوست کو ملے خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

غلام مصطفیٰ تبسم کارکن دفتر الفضل
جدید پریس دارالنصر غربی فون نمبر
0333-6526284:

الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (مینیجر الفضل)

شکریہ احباب

مکرم افتخار الحق خان صاحب ایڈووکیٹ ولد مکرم عطاء الحق خان صاحب آف کوئٹہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے تمام اہل خانہ کی طرف ایسے تمام احباب کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے میرے لئے بہت درد سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان تمام دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ایک نئی زندگی دی اور دشمن کے شر سے محفوظ رکھا۔ خاکسار تمام احباب جماعت سے دلی شکریہ کے ساتھ یہ درخواست کرتا ہے کہ اس عاجز کو اور اہل خانہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور محض اپنے فضل سے ہر شر اور تکلیف سے محفوظ رکھے اور ہمیں ہمیشہ خلافت کی حفاظت کی چھتری میں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

کامیابی

مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم رمیز احمد واقف نو چاند باغ سکول مرید کے میں اے لیول کا طالب علم ہے۔ مورخہ 26 فروری 2010ء کو سکول کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف تھے اس موقع پر عزیزم نے مندرجہ ذیل انعامات حاصل کئے۔

کلاس میں اول پوزیشن، تمام سیکشنز میں اول پوزیشن، فٹ بال (سال کا بہترین کھلاڑی) عزیزم فٹ بال ٹیم کا کپتان تھا۔ School Prefect
Gentle Man of The Year 2009-10
اور اچھی تعلیمی کارکردگی پر پرنسپل صاحب کی طرف سے خصوصی انعام

موصوف مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب حال مقیم بیلجیئم کا پوتا اور مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مرحوم جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزم کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ

کا قیام

11 مئی 1944ء کو تحریک جدید کے سرمایہ سے قادیان میں ''فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ'' کے تحقیقاتی ادارہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس کا افتتاح 19/اپریل 1946ء کو مشہور سائنسدان سر شانتی سروپ بھٹنا گر نے کیا۔ انسٹیٹیوٹ نے تین سال کے قلیل عرصہ میں بیرونی ممالک سے لیبارٹری کا قیمتی سامان فراہم کرنے کے علاوہ سائنس کے مستند اور تازہ لٹریچر پر مشتمل ایک مثالی لائبریری قائم کر دکھائی۔

اخبار ''انقلاب'' (لاہور) 20/اپریل 1946ء، روزنامہ ''سٹیٹسمین'' (دہلی۔ کلکتہ) (مئی 1946ء) اور لندن کے مشہور سائنسی رسالہ "Nature" نے 8 جون 1946ء کی اشاعت میں فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے افتتاح پر نہایت زور دار تبصرے شائع کئے اور مذہب و سائنس کی ہم آہنگی کے لئے جماعت احمدیہ کی اس شاندار کوشش کو بہت سراہا۔

فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ 1947ء میں فسادات ملکی کی وجہ سے بند کرنا پڑی۔ مگر حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود نے قادیان میں مغربی فلسفہ کے خلاف دین کی تائید و برتری کے لئے جو قدم اٹھایا تھا اس سے وقتی طور پر بھی ہٹنا گوارا نہ فرمایا۔ چنانچہ محض آپ کے طفیل ریسرچ انسٹیٹیوٹ دوبارہ معرض وجود میں آ گئی۔ ریسرچ کا دفتر 108 بلاک سی ماڈل ٹاؤن لاہور میں قائم کیا گیا اور صنعتی کام کے لئے مسلم ٹاؤن کے بالمقابل نہر کے پاس ایک لیبارٹری الاٹ کرالی گئی جو F.R.S کے نام سے مشہور تھی۔

لاہور میں اس کی ابتداء بہت مشکلات کے دوران ہوئی۔ کافی تگ و دو کے بعد کیمیاوی مرکبات اور سائنٹفک سامان بنانے کا کام شروع کیا گیا۔ دو تجربے بڑے پیمانہ پر کئے گئے جو گندھک کی صفائی اور گندھک کا تیزاب بنانے سے تعلق رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے صابن سازی کی صنعت بھی جاری رہی۔

ریسرچ انسٹیٹیوٹ کا ایک پروگرام بیرون ممالک میں اپنے سکالرز کو اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ دلوانا بھی تھا۔ چنانچہ اس سکیم کے تحت چار افراد امریکہ و انگلستان بھجوائے گئے اور متعدد طلباء کو اندرون ملک اعلیٰ تعلیم دلائی گئی۔ اواخر 1950ء میں بیرونی ممالک کے سکالرز واپس آنا شروع ہوئے اور 1951ء کے وسط میں انسٹیٹیوٹ کو از سر نو ترتیب دیا جانے لگا۔ 1952ء کی ابتداء تک انسٹیٹیوٹ پلیننگ کے مختلف مراحل سے گزرتی رہی۔

مالی مشکلات کے پیش نظر چھوٹے پیمانہ پر ہی کام ممکن ہو سکا۔ کیمیاوی مرکبات بنانے کا کام جاری رہا۔ وارنش بنانے کا کام تجربہ کے رنگ میں شروع کیا گیا۔ چند ایک مکینیکل لائن کی مصنوعات بھی بنائی گئیں جو سائیکل انڈسٹری سے تعلق رکھتی تھیں۔ گندھک صاف کرنے کا ایک کامیاب تجربہ کیا گیا۔ کاسمیٹکس کے چند ایک عمدہ مرکبات بنائے گئے۔ پاکستان کی چند معدنیات کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا۔

علمی کام کے لحاظ سے زیادہ تر ببلیوگرافک لٹریچر پیدا کرنے کی طرف توجہ دی گئی۔ اس کام میں سردار عطاء الرحمٰن صاحب غنی نے کافی شغف رکھا اور انہوں نے ''پاکستان ایسوسی ایشن فار ایڈوانس منٹ آف سائنس'' کے ماتحت ایک کتاب اور متعدد رسائل شائع کئے۔ اسی موضوع سے متعلق چند ایک مضامین بھی سائنٹفک رسائل میں شائع کئے گئے۔ ببلیوگرافک کام کو لائبریری آف کانگرس واشنگٹن امریکہ، مڈل ایسٹ انسٹیٹیوٹ واشنگٹن امریکہ، ڈویژن آف ببلیوگرافی یونیسکو پیرس جیسے مشہور اداروں نے مفید قرار دیا۔ پاکستان میں انسٹیٹیوٹ کے پاس ایک عمدہ لائبریری بھی فراہم ہو گئی۔

ماہ جون 1953ء میں یہ ادارہ لاہور سے ربوہ منتقل ہو گیا اور 25 جون 1953ء ہش کو حضرت المصلح الموعود نے ایک بصیرت افروز تقریر اور دعا کے ساتھ اس کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ مگر افسوس حضرت مصلح موعود کی خلافت کے آخری دور میں یہ تحقیقاتی مرکز بوجوہ بند کر دینا پڑا۔

(تاریخ احمدیت جلد 10 ص 79,78)

☆......☆......☆

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔
1954 NASIR ناصر 2010
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
047-6211434
6212434
Fax:6213966

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی 30/200/1000
10ML گلاس شیشہ Rs 20/=
25ML پلاسٹک شیشہ Rs 25/=
خوبصورت بریف کیس بمع 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شیشے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 11 مئی

طلوع فجر	3:46
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:57

(شربت فولاد)
اکسیر بدن سیرپ
فولاد کی کمی کو دور کرکے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Mob:
00-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا
قدیر احمد حنیف
ld Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
n Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 5
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اب اور بھی سائنس ڈیزائننگ کے — اسپیشلسٹ
پیچ
جیولرز اینڈ بیگز
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پرو پرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 6214510- 049-4423173

ECL APX ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری دنیا بھر میں اب آپ کے پارسل
پہلے سے بھی زیادہ محفوظ اور جلد پہنچائے گی
10 روپے 20 روپے کم ریٹوں کے چکر میں نہ آئیں
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
دفتر: ECL APX اقصیٰ روڈ بالمقابل بیت بلال ربوہ
فون: 0476214955،047-6214956
دفتر: GLS فیصل آباد: 041-2628786
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

FD-10

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
☎ 042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

دارالصدر میں پلاٹ خریدنے کا سنہری موقعہ
دارالصدر شمالی میں ایک پلاٹ تقریباً 10 مرلے از زوجہ
حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ برائے فروخت ہے
برائے رابطہ ربوہ: 0321-7712480
برائے رابطہ لاہور: 0300-8443234

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228 ☎

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں
مینیجر
روزنامہ الفضل

ری پبلک UPS بمعہ سٹیبلائزرز اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر، سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزرز حاصل کریں
ہر قسم کے ایئر کنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

ورلڈ انٹرنیشنل کارگو
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کر لیں
دعا گو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

فائر پلیسس
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد جمعہ چوک لاہور پاکستان

جلسہ سالانہ U.K
جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں
Education Concern ®
فرخ لقمان
0302-8411770
042-5162310
67۔ سی فیصل ٹاؤن لاہور

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین
کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:citipolypack@hotmail.com

Seminar "Study in UK"
THINK DUNDEE
University of Dundee – UK
UNIVERSITY OF DUNDEE
Meet Mr. Christopher Bustin
(Intl. Operations Manager) & get admission & Scholarship information at:-

P.C Hotel Lahore "Board Room –F"	13th May.-Thursday	02:30 pm - 7:00 pm

Important Features
- No.1 in the UK for Teaching quality!
- Founded in 1881.
- Ranked # 17 in the UK (the Guardian University Guide).
- UK Top 10 for highest graduate salaries and awarded.
- The University is one of Scotland's premier teaching and research institutions.
- 4th best University in the UK to provide Outstanding Support for International Students.
- Scholarships of up to £2,000 are available for most courses at Undergraduate and Postgraduate level.

www.dundee.ac.uk

- Please bring copies of educational documents for admission
- Please contact below for any information

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈی ایٹر ہوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا: میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس: 0300-9401542
042-6170513,042-7963207,7963531

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled,Hot Rolled,Galvanized Sheets & Coils